زمانے سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اس میں 'تغیر و ترمیم' کی جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت تعجب خیز ہے۔

سید مودودیؒ کی تفہیم القرآن عہدِ حاضر کی سب سے نمایاں تفسیر ہے۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ آنے والے زمانوں میں اس کی شرح لکھی جائے اور علما و محققین اس سے کسبِ فیض کر کے اپنے نتائج فکر پیش کریں لیکن یہ کہنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ تفہیم کا طرزِ اسلوب ہی بدل دیا جائے، زبان ہی تبدیل کر دی جائے۔ یہ تجویز تو سید مودودی کے عظیم الشان علمی کارنامے کو غتربود کرنے کے مترادف ہے۔ میں یہاں یہ عرض کروں گا کہ کیا کبھی کسی نے حضرت علیؓ کی نہج البلاغہ، امام غزالیؒ کی کیمیاے سعادت، حضرت علی ہجویریؒ کی کشف المحجوب اور حضرت شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغۃ پر فرسودہ ہونے کی پھبتی کسی ہے۔ یہ اور ایسی ہزاروں کتابیں اپنی اصل برقرار رکھتے ہوئے اہلِ علم و جستجو کی اب بھی رہنمائی کر رہی ہیں اور کرتی رہیں گی۔

سرفراز حسین صدیقی، کراچی

'تفہیم القرآن: مقاصد و اہداف' میں آخر میں توجہ دلائی گئی ہے کہ تفہیم القرآن کو رائج الوقت اُردو میں ازسرِنو تحریر کیا جائے۔ میری گزارش ہے کہ سید مودودیؒ کی تفہیم قرآن پاک کی ترجمانی و تفسیر کے ساتھ ساتھ ایک ادبی شاہکار بھی ہے۔ سید صاحب نے ترجمانی کے لیے اُردو کے وہ اعلیٰ اور ارفع الفاظ استعمال کیے ہیں کہ تفہیم کو بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ اُردو میں انگریزی کے بہت سے الفاظ رائج ہوتے جا رہے ہیں، مثلاً 'بدعنوانی' کے بجاے کرپشن۔ ان حالات میں تفہیم نئی نسل کے لیے صحیح اُردو جاننے کا ایک اہم ماخذ بھی ہے۔

نسیم احمد، اسلام آباد

'تفہیم القرآن: مقاصد و اہداف' ایک ذہن کشا کاوش ہے کہ قارئین تفسیر پر واضح ہو کہ یہ کام کتنا کٹھن ہے۔ ایک ایک لفظ کتنی دیدہ ریزی اور احتیاط اور ذمہ داری سے لکھا گیا ہے۔ تفہیم القرآن کی آیندہ نسلوں تک تازگی برقرار رکھنے کے لیے ایک ادارے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تفہیم ایک علمی اثاثہ ہے اور اس سے وہی قارئین پوری طرح استفادہ کرسکتے ہیں جو علم اور زبان کی اُس سطح پر ہوں جس پر یہ تحریر کی گئی ہے۔ ایک اصطلاح 'حقیقت نفس الامری' عام اُردو دان کے لیے نامانوس ہے۔ اسی طرح اور بھی مشکل الفاظ ہیں۔ اگر کوئی مستقل ادارہ قائم کیا جائے تو اس کو ازخود یہ طے کرنا ہوگا کہ کون سی عبارت قابلِ تشریح ہے۔

احمد ابوسعید، حیدرآباد (آندھرا پردیش)

ایک ادارہ 'عالم گیر تحریک تفہیم القرآن' قائم کیا جائے۔ اس ادارے کو چلانے کے لیے ورثۂ مودودیؒ تجدیدی فنڈ قائم کیا جائے۔ اس ادارے کی شاخیں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، انگلینڈ، پیرس، امریکا اور منتخب عرب ممالک میں سہولت اور امکانات کے لحاظ سے قائم کی جائیں۔ اس ادارے کی نگرانی کا ایک نظام وضع کیا جائے۔ خود جناب سید حامد عبدالرحمٰن الکاف کی خدمات سے بھی فائدہ اُٹھایا جائے۔